ماہنامہ

النجم

جولائی 2025

ایڈیٹر : ابو حیان سعید

ماہنامہ

النجم

جولائی 2025

ایڈیٹر : ابو حیان سعید

فہرست مضامین :

ایڈیٹوریل .1

سندھ کیوں تباہ حال ہے ؟

سندھ میں کراچی سے لے کر لاڑکانہ و کشمور تک انفرا اسٹرکچر، بلدیاتی نظام ، سڑکیں ، تعلیم کا نظام ، تباھی کا شکار ھیں ، صوبائ انتظامیہ صرف کاغذوں میں پائ جاتی ھے ، پورے صوبے میں ڈاکو راج اپنے عروج پر ھے جو جتنا بڑا ڈاکو ھے وہ سندھ میں اتنا ھی معزز ھے ، منشیات کے معاملات میں سندھی وزیروں اور وڈیروں کے بچوں کے نام گونج رھے ھیں ۔
گذشتہ تیس سالوں سے پیپلز پارٹی سندھ میں اقتدار میں ھے، سندھ کی بیوروکریسی میں 95 فیصد سندھی افسران تعینات ھیں ۔ سندھ پولیس میں اعلیٰ افسران سے لے کر سپاھی تک 99 فیصد سندھی براجمان ھیں ، لینڈ اور ریونیو میں 99 فیصد سندھی پائے جاتے ھیں ۔ سال 2024 میں سندھ کو 1856 ارب روپے ملے . این ایف سی ایوارڈ میں ملنے والے کھربوں روپے کہاں چلے جاتے ھیں کسی کے پاس کوئ جواب نہی ! مارچ 2025 میں بلاول بھٹو زرداری کو وفاقی حکومت نے 9 ارب روپے کا ترقیاتی فنڈ الگ سے دیا ، وہ کس کھوہ کھاتے میں جا چکا ھے کوئ نہی جانتا ! اس کے علاوہ سندھ ریونیو بورڈ نے 260 ارب روپے جمع کئے.
سندھ حکومت کو ملنے والے کھربوں روپے کے ٹیکسز و جرمانے کہاں چلے جاتے ھیں ، کوئ جواب دہ نہی ھے ۔
چولستان پنجاب میں کارپوریٹ فارمنگ کی آڑ میں عربوں کے لیئے عیاشی کے قانونی اڈوں کے لیئے قائم کیئے جانے والے لاکھوں ایکڑ پر پھیلے فا رم ھاوسز کو پانی کی سپلائی کے لیئے دریائے سندھ سے نہریں نکالنے کی دستاویزات پر سندھ کے صدر زرداری نے دستخط کر دیئے ھیں ۔ ترقی پسند سندھیوں کو ھوش ھمیشہ بہت دیر میں آتا ھے کیونکہ ان کی دیسی شرابوں کا نشہ بہت دیر میں اترتا ھے بہر حال نشہ اترنے پر انھوں نے شور شرابا شروع کیا تو بلاول بھٹو نے جی ایچ کیو سے اجازت مانگی کہ اگر پیپلز پارٹی نے ٹوکن کے طور پر چند احتجاجی بیان نہ دیئے تو جی ایچ کیو کی پارٹی ھونے کے الزامات سچ ثابت ھو جائیں گے اس لیئے ھم کو چند احتجاجی بیانات

دینے کی اجازت عنایت کی جائے ، بار بار اجازت طلب کرنے پر کمال مہربانی سے
صرف چند بیانات کی اجازت عنایت ہوئ تب بلاول زرداری نے اپنے گھونسلے سے
چند بیانات داغ دیئے اور سکون سے سو گئے۔
پیپلز پارٹی نے جی ایچ کیو میں شکایت کی کہ سندھ کے شہری علاقوں میں ایم کیو ایم
ہمیشہ ہم کو بلیک میل کرتی رہتی ھے تو جی ایچ کیو نے پوری کی پوری ایم کیو ایم
کو موچڑے مار مار کر ایک " کرنل " صاحب کے کنٹرول میں دے دیا اور پیپلز پارٹی
کو برسوں سے فری ہینڈ ملا ھوا ھے کہ جو چاھو کرو بس جب ھمارا حکم آ جائے تو
سب کے سب حالت رکوع میں چلے جانا ۔

2. ایڈیٹوریل

گندم کا بحران آنے والا ھے...

2024 میں پاکستانی کسان سے گندم خریدنے سے انکاری حکومت غیر ملکی آقاؤں
کو کارپوریٹ فارمنگ کے نام پر پنجاب میں 25 پیسے فی کنال کے حساب سے
زمینیں بانٹ کر دریائے سندھ کا پانی چوری کر کے نہریں بنا کر کارپوریٹ فارمنگ
مافیا کو دینے کی تیاری میں ھے ۔۔
کسانوں سے سرکاری ریٹ پر بھی گندم خریدنے سے پنجاب حکومت نے انکار کر دیا
تو گزشتہ سال پنجاب میں کسانوں نے خراب ھونے کے ڈر سے گندم ایک ھزار روپے
من کے حساب سے وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز کے داماد کے کارندوں کے ھاتھوں
فروخت کر دی تو اسی لاکھوں ٹن گندم کو دبئی لے جاکر اسٹور کر دیا گیا ، اس سال
یعنی 2025 میں گندم بہت کم کاشت کی ھے تو اب اگست ستمبر میں گندم کی شدید
قلت ھو جائے گی تو وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز کے داماد کے پاس دبئی میں اسٹور
گندم پاکستان لا کر مہنگے داموں فروخت کی جائے گی اور اربوں روپے داماد اعلیٰ
کی جیب میں چلے جائیں گے اور سڑی بھسئ گندم عوام کے پیٹ میں جا کر اچھل کود
مچائے گی ۔

دریائے سندھ کا سوکھنا پورے سندھ میں رہنے والے انسانوں، آبی حیات، درختوں، پودوں اور جانوروں کے لیے خطرناک ثابت ہوگا! اے عقل کے اندھوں، تھوڑا عقل کا کام لو!

سندھ کے ڈیلٹا کی تباہی، سمندری پانی کا زرعی زمینوں میں داخل ہونا اور ساحلی پٹی پر رہنے والے انسانوں اور آبی حیات کے لیے پیدا ہونے والے خطرات ایک بڑے ماحولیاتی اور انسانی بحران کو جنم دے رہے ہیں، جو پاکستان کے مستقبل کے لیے ایک سنگین خطرہ بن سکتا ہے۔ سندھ کے ڈیلٹا اور ساحلی علاقوں میں سمندری پانی کا داخل ہونا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ملک میں قدرتی وسائل کے تحفظ اور انتظام کا مناسب طریقے سے انتظام نہیں کیا گیا ہے۔ اس کے اثرات سندھ کی زرعی پیداوار، معیارِ زندگی اور سمندری حیات پر پڑرہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مقامی لوگوں کی روزگار، صحت اور بنیادی ضروریات زندگی پر بھی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

عالمی معیار اور انسانی حقوق کے تناظر میں، یہ قدرتی بحران انسانی حقوق کی خلاف ورزی سمجھے جاتے ہیں اور اس کے حل کے لیے فوری اقدامات اور جلد حل تلاش کرنا ضروری ہیں۔ اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں کے پاس ایسے بحرانوں سے نمٹنے کے لیے واضح اصول اور سفارشات موجود ہیں۔ اگر کوئی ملک اپنے عوام کے بنیادی حقوق جیسے زندگی، صحت اور ماحول کا تحفظ یقینی بنانے میں ناکام رہتا ہے، تو اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی سمجھا جاتا ہے ۔ سندھ کے عوام زرداری لمیٹڈ کمپنی کے ہاتھوں یرغمال هیں اس زرداری لمیٹڈ کمپنی کو سندھیوں سے صرف ووٹ چاہیئے باقی سندھی جائیں جہنم میں ۔

پاکستانی قرانسٹ اور ان کے بت ..
ابو حیان سعید

کرپشن ، منی لانڑرنگ ، لوٹ مار میں لت پت سیاست دانوں اور جرنیلوں کے فراق میں گھلنے والے قرانسٹ...
خود کو قرانسٹ سمجھنے والے یا قرانسٹ کہلوانے والے یا دنیا بھر میں اپنے اپ کو قرانسٹ کے نام سے پیش کرنے والے پاکستانیوں سے زیادہ فراڈ ، دھوکے باز ، دوغلے اور منافق لوگ میں نے اج تک نہیں دیکھے .دیوبندی دھڑلے سے خود کو دیوبندی کہتا ہے بریلوی خود کو دھڑلے سے بریلوی کہتا ہے اہل حدیث خود کو سینہ پیٹ پیٹ کے اہل حدیث کہہ رہے ہیں لیکن یہ جتنے بھی پاکستانی قرانسٹ ہیں ان کی اکثریت کرپشن ، منی لانڑرنگ ، لوٹ مار میں لت پت سیاست دانوں اور جرنیلوں کے فراق میں گھلنے والے ھیں. ہماری تو دعا ہے کہ الله تعالی ہمیں ایسے جعلی اور خبیث قسم کے قرانسٹوں سے بچائے جو کرپشن ،لوٹ مار، فراڈ ، منی لانڈرنگ اور چیٹنگ کے کاموں میں مشہور سیاست دانوں اور جرنیلوں کے غم میں اور فراق میں مرے جا رہے ہیں کوئی مہاتما خان کا پجاری ہے تو کوئی شریف خاندان کے بت بغل میں دبائے بیٹھا ہوا ہے یہ کس قسم کے قرانسٹ ہیں انہوں نے اپنے اپنے بت بنائے ہوئے ہیں جن کی ہر وقت پوجا کرتے رہتے ھیں -

دنیا بھر میں مشہور کرپشن میں ملوث شریف خاندان ابھی حال ہی میں اپنا لندن میں تمام کاروبار سمیٹ کر بیلا روس جا پہنچا جہاں شریفین خاندان بھاری سرمایہ کاری کر رہا ہے اس سے پہلے سعودی عرب اور قطر میں بھاری سرمایہ کاری کر چکے ہیں حتی کہ بھارت میں بھی شریف خاندان نے 30 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کاری اسٹیل ملز اور شوگر انڈسٹری میں کئی سال پہلے شروع کی تھی - شریف خاندان اس

تمام پیسے کا آج تک کوئی ثبوت نہیں دے سکا ۔ پاکستان میں بینکوں سے لیے گئے اربوں روپے کے قرض شریف خاندان گزشتہ 15 سالوں میں معاف کروا چکا ہے. کئی سال پہلے موجودہ وزیراعلی پنجاب مریم صفدر صاحبہ نے ایک ٹی وی انٹرویو میں اعلان کیا تھا کہ میری لندن میں تو کیا پاکستان میں بھی کوئی جائیداد نہیں ہے لیکن اس سے اگلے ہی ہفتے ان کی پاکستان میں 95 کروڑ روپے کی جائیدادیں نکال آئیں اس کے علاوہ لندن میں اربوں روپے کے ایون فیلڈ اپارٹمنٹس کی فائنل بینیفیشری بھی مریم صفدر قرار پائی گئیں ۔

اب اتے ہیں قرانسٹوں کے سب سے بڑے بت مہاتما خان کی طرف مہاتما خان کی اہلیہ بشری بی بی کی خاص الخاص رازدار فرح گوگی نے پنجاب میں ٹرانسفرز، پوسٹنگ اور تعیناتی میں پیدا کیے گئے 360 ارب روپے کو ڈالرز میں کنورٹ کرائے اور پراپرٹی ٹائیکون کے ذاتی طیارے میں دبئی فرار ہو گئی۔ توشہ خانے کی گھڑیاں ، بھارت سے آئے سکھ یاتریوں کا تحفے میں دیا گیا سونے کا لوٹا اور دیگر انتہائی قیمتی اشیاء بشری بی بی کے بیٹے ابراہیم مانیکا ، مہاتما خان کے مشیر خاص زلفی بخاری ، فرح گوگی ، شہزاد اکبر نے کروڑوں ڈالرزمیں بیچیں اور یہ ڈالرز خود اپس میں تقسیم کر لیےاور ایسا کام ڈالا کہ بھولے بھالے مہاتما خان کو ہوا تک نہیں لگنے دی کہ ان کے گھر میں کرپشن کے اڈے کھلے ہوئے ہیں اس سے پہلے مہاتما خان کی سابق اہلیہ ریحام خان جو برطانوی انٹیلیجنس ایم ائی سکس کی ایجنٹ تھیں وہ بنی گالہ میں بیٹھ کر اسلام آباد ، راولپنڈی اور لاہور کے پراپرٹی ڈیلرز سے بڑے بڑے قیمتی پلاٹوں کی فائلیں ، سونے اور ہیروں کے درجنوں سیٹ لے کر لندن فرار ہو گئیں اور لندن جا کر مہاتما خان سے طلاق حاصل کر لی ۔ لینڈ مافیا ڈان اور موجودہ وفاقی وزیر علیم خان مہاتما خان کے جلسوں کے تمام اخراجات برداشت کرتے رہے اور زمینوں پہ قبضے بھی کرتے رہے ، شوگر کنگ جہانگیر ترین اپنے طیارے اور ہیلی کاپٹر مہاتما خان کے استعمال کے لیے وقف کر چکے تھے نیز مہاتما خان سے طلاق کے عیوض ریحام خان کو لندن میں فلیٹ بھی شوگر ڈان نے ھی لے کر دیا تھا اور اس کے بدلے میں چینی کی قیمتوں میں اضافہ کر کہ ار بوں کے کھربوں روپے بنانے میں کامیاب ہو گئے ۔

اب کرپشن میں لت پت اس قسم کے گھٹیا سیاستدانوں کے غم میں گھلنا قرآانسٹس کو زیب نہی کرتا۔

قرانسٹ دوستوں کا گروپ ..

دوست نے 5 لاکھ روپے کا آئی فون خریدا تو سب قرانسٹ دوستوں نے کہا "واؤ پارٹی کب دوگے؟"

ایک اور دوست نے پچاس لاکھ کی گاڑی خریدی۔ قرانسٹ دوستوں نے خوب مبارکباد دی اور پارٹی کے لیے مجبور کرنے لگے۔

ایک اور دوست نے بیس کروڑ میں ایک کنال کا گھر تعمیر کیا اور قرانسٹ دوستوں کی دعوت کی خوب دوستوں نے انجوائے کیا اور اللہ نصیب کرے کی دعائیں دی۔

لیکن جب کسی نے اسی ہزار روپے کا قربانی کا بکرا خریدا تو کئی چیخ اُٹھے " وَٹ دا ہیل اِز دِس؟ تمہارے ہمسائے کے پاس پہننے کو کپڑے نہیں، کھانے کو کھانا نہیں، بچوں کے سکول کی فیس نہیں، غربت کی وجہ سے لوگ بھوکے ہیں اور تم پیسے قربانی پر لگا رہے ہو۔ تمہیں چاہیے کہ غرباء میں نقدی تقسیم کردو۔

بندہ ان قرانسٹوں سے پوچھے موبائل، گاڑی، کروڑوں روپے کے گھر کے وقت تمہاری خدمت خلق کہاں جاتی ہے؟؟؟

جناب ہم تو ان کو ڈرائنگ روم قرانسٹ کہتے ہیں .

****

خلافت علی منہاج النبوہ کا تصور جدید دور میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا ذہنی مغالطہ تھا (مغالطے بھی جینئس افراد کو ہی پیش آتے ہیں). خلافت علی منہاج النبوہ ایک تاریخی بات ہے . میرا موقف یہ ہے کہ اب خلافت علی منہاج النبوہ قائم نہیں ہو سکے گی ، کیونکہ خلافت علی منہاج النبوہ قائم کرنے کے لئےامیر المومنین ابو بکر صدیق ، امیر المومنین عمر ابن خطاب رضوان اللہ اجمعین جیسے افراد کی ضرورت پیش آے گی .جو ظاہر ہے نا ممکن ہے.اس لئے خلافت علی منہاج النبوہ کا باب مکمّل طور پر بند ہو چکا ہے . دا عش کے خلیفہ کے کارنامے تو پاکستان ، بھارت کے مسلمان پوری طرح نہیں دیکھ سکے لیکن ہم نے اچھی طرح دیکھے ہیں . شام ،عراق ،لیبیا کو کھنڈ ر بنا دیا ہے . اس لئے ایسی خلافت سے اللہ محفوظ رکھے .

****

چین کے عزائم، پاکستان ایک تجربہ گاہ ، کیا چند جھڑپیں بڑی تبدیلیوں کی پیش خیمہ اور آئینہ دار ہیں ؟ ..

اقبال لطیف

اقبال لطیف لندن میں مقیم ہیں ان کی تحاریر اور ان کے عالمی سیاست اور اقتصادیات پر تبصرے بے لاگ، غیر جانبدار اور انتہائی دور رس نتائج کے حامل ہوتے ہیں.
اقبال لطیف صاحب کے قلم سے انگریزی آرٹیکل کا اردو ترجمہ ، آخر میں ابو حیان سعید کا تبصرہ :

منظرنامہ۔ کابل-بیجنگ-اسلام آباد اتحاد کا اسٹریٹجک ارتعاش اور خفیہ تبدیلی

بیجنگ میں طالبان سے مصافحہ اور اسلام آباد میں اسٹیلتھ طیاروں کی آمد .
یہ محض تبدیلی نہیں، بلکہ ایک زلزلہ خیز اسٹریٹجک تنظیم نو ہے۔
اکھنڈ بھارت کا خواب، حقیقت پسندی (ریئل پولیٹِکس) سے ٹَکرا گیا۔
اور جیت حقیقت پسندی کی ہوئی۔

سوال 1: سی پیک کا افغانستان تک پھیلاؤ اتنا بڑا گیم چینجر کیوں ہے؟

جواب:کیونکہ یہ CPEC کو ایک دو طرفہ راہداری سے نکال کر یوریشیائی سہ فریقی مرکز میں بدل دیتا ہے۔
چین کو پاکستان کے راستے افغانستان کے ذریعے وسطی ایشیا تک زمینی رسائی حاصل ہو جاتی ہے۔

CPEC کے مغربی حصے کو بھارتی پشت پناہی والے گروہوں جیسے TTP/BLA سے تحفظ ملتا ہے۔
بھارت کا خواب کہ افغانستان کو پاکستان کے خلاف ایک اسٹریٹجک ہتھیار کے طور پر استعمال کرے، خاک میں مل جاتا ہے۔

سنکیانگ سے کابل سے گوادر تک راستہ منسلک ہوتا ہے، جو چین کو جنوبی بحیرہ چین سے خلیج عرب تک براہ راست زمینی و بحری راستہ فراہم کرتا ہے۔

سوال 2: بھارت نے اس توسیع کی اتنی سخت مخالفت کیوں کی؟

جواب:کیونکہ یہ ایران-افغانستان-وسط ایشیا کے ذریعے بھارت کے مغرب کی طرف تصوراتی زمینی راستے کو کاٹ دیتا ہے۔
اس کے علاوہ: دوحہ معاہدے کے بعد کابل میں بھارتی اثر و رسوخ کمزور پڑ جاتا ہے۔علاقائی تجارتی راستوں میں بھارت کو بائی پاس کر دیا جاتا ہے۔
"پاکستان کے زیر انتظام کشمیر" میں چین کی موجودگی کو جائز قرار دیتا ہے، جس پر بھارت دعویٰ کرتا ہے۔
"اکھنڈ بھارت" کے اس خواب پر ضرب لگتی ہے جس میں کابل سے چٹاگانگ تک بھارتی اثر و رسوخ تصور کیا گیا تھا۔

سوال 3: چین اس تبدیلی کی فوجی حمایت کیسے کر رہا ہے؟

جواب:انتہائی تیز رفتاری اور علامتی اہمیت کے ساتھ چین پاکستان کو اگست 2025 تک 30 عدد J-35A پانچویں نسل کے اسٹیلتھ لڑاکا طیارے فراہم کر رہا ہے۔
یہ طیارے امریکی F-35 کے ہم پلہ ہیں اور بھارت کے رافیل طیاروں سے کہیں آگے ہیں۔ چینی فوجی سیٹلائٹس کو جنوبی ایشیا پر انٹیلیجنس، نگرانی، اور ابتدائی وارننگ کی کوریج فراہم کرنے کے لیے دوبارہ ترتیب دیا جا رہا ہے۔
یہ پہلا موقع ہے جب چین نے اسٹیلتھ طاقت کو حقیقی تنازعے کے ردعمل میں بڑے پیمانے پر کسی اتحادی کو منتقل کیا ہے۔

سوال 4: J-35A پر 50 فیصد رعایت کا جغرافیائی سیاسی مطلب کیا ہے

جواب:یہ محض تجارتی سودا نہیں، بلکہ ایک اسٹریٹجک پیغام ہے:
"پاکستان محض خریدار نہیں، بلکہ ایک علاقائی فرنٹ لائن اتحادی ہے۔"50 فیصد رعایت اس بات کی علامت ہے کہ چین صرف ہتھیار نہیں دے رہا، بلکہ پاکستان کے دفاعی نظام کو خود سہارا دے رہا ہے۔
پاکستان پہلا مسلم نیوکلیئر ملک بن گیا ہے جس کے پاس پانچویں نسل کی اسٹیلتھ صلاحیت ہے۔ یہ بھارت کے لیے ایک واضح پیغام ہے: چین علاقائی توازن برقرار رکھنے کے لیے ہر حد تک جائے گا۔

سوال 5:چین نے اب قدم کیوں بڑھایا؟ بھارت-پاکستان فضائی جھڑپوں کے بعد کیا بدلا؟

جواب:دو بنیادی تبدیلیاں آئیں:
پاکستان کی میدانِ جنگ میں PL-15 میزائل، J-10C طیارے، اور AWACS کا استعمال عالمی تجزیہ کاروں کو حیران کر گیا۔
بھارتی میڈیا کی ڈیجیٹل جنگ ("راولپنڈی اسٹیڈیم تباہ"، "نیوکلیئر تابکاری") نے سرخ لکیریں عبور کیں۔

چین نے دیکھا کہ:
بھارت کی معلوماتی جنگ، عالمی رائے عامہ کو کسی بڑی جارحیت کے لیے تیار کر رہی ہے۔ پاکستانی کارکردگی نے چینی دفاعی نظام کی جنگی افادیت ثابت کر دی۔
چین کو اپنے ہتھیار حقیقی جنگی حالات میں دکھانے کا موقع ملا، اور پاکستان بطور بااعتماد اتحادی ابھر کر سامنے آیا۔

سوال 6:اس کا علاقائی فضائی توازن پر کیا اثر ہوگا؟

جواب:یہ توازن کو مستقل طور پر بدل دے گا:
پاکستان اب بیک وقت J-10C (4.5 نسل) اور J-35A (5ویں نسل) لڑاکا طیارے چلا سکے گا۔
بھارت کا رافیل پر مبنی فضائی غلبے کا تصور اب پرانا ہو چکا ہے۔

بھارتی فضائیہ کو پاکستان کے J-10C + J-35A + PL-15 + AWACS + سیٹلائٹ سسٹم کا مقابلہ کرنے کے لیے کم از کم 15 سال اور 50 ارب ڈالر درکار ہوں گے۔

یہ مکمل فضائی برابری، بلکہ ممکنہ برتری ہے — جو پاکستان کو دہائیوں میں پہلی بار حاصل ہو رہی ہے۔

سوال 7: چینی سیٹلائٹ کی پوزیشن کی تبدیلی کتنی اہم ہے؟

جواب: یہ سب سے کم رپورٹ ہونے والی مگر انقلابی تبدیلی ہے:
چینی یاوگان (Yaogan) اور گاؤفین (Gaofen) سیٹلائٹس کو اس طرح ترتیب دیا جا رہا ہے کہ پاکستان کو بھارتی فضائی اڈوں، بحری بیڑوں اور فوجی نقل و حرکت پر 24/7 ہائی ریزولوشن نگرانی حاصل ہو سکے۔

یہ میزائل لانچ کی پیشگی وارننگ، ہائپرسانک میزائلوں کی شناخت، اور الیکٹرانک جنگ کی ہم آہنگی ممکن بناتا ہے۔ پاکستان کو چین کے خلائی جنگی نظام میں شامل کر دیا گیا ہے ایسی صلاحیت جو صرف عالمی طاقتوں کے پاس ہوتی ہے۔

سوال 8:اس کا بلوچستان اور مغربی پاکستان میں بھارتی حکمت عملی پر کیا اثر پڑے گا؟

جواب: یہ بھارت کی پراکسی قوتوں کے ذریعے اثر و رسوخ کے دروازے بند کر دے گا. افغانستان اب TTP اور BLA جیسے گروہوں کے لیے محفوظ پناہ گاہ نہیں رہے گا۔ چینی سرمایہ کاری، پاکستان-افغان تعاون، باڑ لگانے، فضائی نگرانی، اور زمینی کنٹرول میں شدت آئے گی۔
بھارت کی سندھ کے مغرب میں بے امنی پھیلانے کی صلاحیت اسٹریٹجک طور پر ختم ہو جائے گی۔

یہ انتشار کے ذریعے اسٹریٹجک گہرائی کے تصور کا اختتام ہے۔

سوال 9:پاکستان میں J-10C کی کارکردگی کا عالمی خریداروں پر کیا اثر ہوا؟

جواب:پاکستان میں J-10C اور PL-15 کی حقیقی جنگی کامیابی نے چینی دفاعی ساز و سامان کو میدانِ جنگ میں ثابت کیا۔
کولمبیا نے اب J-10C خریدنے کا فیصلہ کیا ہے، اور مغربی طیاروں کو رد کر دیا ہے۔ افریقہ، جنوبی امریکہ، اور مشرقِ وسطیٰ کے مزید ممالک اب چینی ہتھیاروں کی طرف متوجہ ہوں گے۔
پاکستان چین کا جنگی مارکیٹنگ بازو بن چکا ہے — اور یہ حکمت عملی کامیاب رہی۔

سوال 10:ان تمام تبدیلیوں کا بھارتی خارجہ پالیسی کے مستقبل پر کیا اثر پڑے گا؟

جواب مدت بعد بھارت پہلی بار حقیقی اسٹریٹجک جھٹکا محسوس کر رہا ہے اب جنوبی ایشیا میں اس کی بالادستی بلاچیلنج نہیں رہی۔
پاکستان کو تنہا کرنے یا بلوچستان کے بیانیے کے ذریعے توڑنے کی کوششیں ناکام ہو رہی ہیں۔ چین-پاکستان-افغانستان اتحاد بھارت کو مکمل طور پر بائی پاس کر رہا ہے۔
اب بھارت کے پاس دو ہی راستے ہیں:
تعاون اور حقیقت پسندی — یا تنہائی اور خود فریبی .

تبصرہ : چین بھارت کو 118 ارب ڈالر کی ایکسپورٹ کر رھا ھے اور بھارت چین کو 17 ارب ڈالر کی ایکسپورٹ کر رھا ھے ، مندرجہ بالا تناظر میں چین بھارت کو آیکسپورٹ میں بڑی کمی برداشت کر پائے گا ؟ اصل بات یہ ھے کہ چین کا دنیا بھر میں ایکسپورٹ کا ٹارگٹ 8000 سے 10000 ارب ڈالر کا ھے جسکے لیئے ون بیلٹ ون روڈ کو 2030 تک مکمل کر کے اپنا مال باقی دنیا میں کنزیومر تک پہچانا چین کا مشن ھے اس مشن میں سب سے بڑی رکاوٹ امریکہ اور بھارت ہیں ۔ اس لیئے چین کی مجبوری ھے کہ پاکستان کو امریکی طیاروں سے بے غم کر دیا جائے اور پاکستان کا کچرا F-16 امریکی طیاروں پر انحصار کم سے کم کر دیا جائے کیونکہ امریکی F-16 طیاروں کو بھارت کے خلاف استعمال کرنے پر پابندی عائد ھے ، تو لا محالہ پاکستان اپنی بقاء کے لیئے مزید کم قیمت جدید چینی طیاروں پر مائل ھو گا ۔
یہ بات حالیہ پاک بھارت جھڑپوں میں ثابت ھو چکی ھے کہ پاکستان ائیر فورس اپنے اور چینی طیاروں اور میزائلوں سے با آسانی بھارت کو سبق سکھا سکتی ھے ۔
پاکستانی ایئر فورس نے جس طرح باز کی طرح جھپٹ کر بھارت پر جوابی حملہ کیا اس پر ساری دنیا حیران رہ گئی اور بھارت کے چھکے چھوٹ گئے ، دنیا پر ایک اور بات بہت واضح ھو گئ کہ خالی خولی جدید ٹیکنالوجی سے کچھ نہی ھوتا اس ٹیکنالوجی کا درست اور بر وقت استعمال ھی اس کو کارآمد بناتا ھے ۔ پاکستان ائیر فورس نے بھارت کا تو صرف دو گھنٹے میں وہ حال کردیا تھا کہ امریکی صدر ٹرمپ کو بذات خود پاکستان سے مزید فضائی حملے روکنے کے لیئے منتیں ترلے کرنے پڑے ورنہ پاکستان ائیر فورس نے دہلی پر نشانہ باندہ لیا تھا ۔

مودی کا دنیا کو دیا گیا یہ فریب کہ بھارت نا قابل شکست ہے اس لمحے ٹوٹا، جب بھارتی طیارے متنازع فضائی حدود میں داخل ہوئے۔ فضائی برتری کی شکست طاقت سے نہیں، بلکہ کچھ زیادہ پیچیدہ ذریعے سے ہوئی یعنی پاکستان اور چین کے درمیان گہری، حقیقی وقت کی ہم آہنگی. پاکستانی فضائیہ کے پاس صرف ریڈار نہیں، خلا میں آنکھیں بھی تھیں . چینی ISR سیٹلائٹس، Saab Erieye AWACS، اور PL-15 طویل فاصلے والا فضائی میزائل، ایسا جال بن چکا تھا جس میں بھارتی طیارے پوشیدہ نہ رہ سکے۔ بھارت نے جیسے ہی اپنی فضائی قوت کو "ٹائیگر" فارورڈ بیسز پر مرکوز کیا ، پاکستان دیکھ رہا تھا۔ PAD سسٹمز خاموشی سے نگرانی کر رہے تھے۔ اور جیسے ہی IAF طیاروں نے اڑان بھری، صرف وہی نشانہ بنے جنہوں نے ہتھیار فائر کیے۔ رافیل پائلٹس؟ متعدد رپورٹس کے مطابق، انہوں نے میزائل کو آتے ہوئے کبھی دیکھا ہی نہیں۔ کیونکہ جب PL-15 کو AWACS کی رہنمائی حاصل ہو، تو وہ نظر نہ آنے والا بھوت بن جاتا ہے جو دیکھے جانے سے پہلے اچانک مار دیتا ہے ۔

یہ کوئی فضائی جنگ نہ تھی۔ یہ نیٹ ورکڈ وارفیئر اور پاکستانی پائلٹس کی گھات تھی ۔ سمندر میں بھی یہ فریب بکھر گیا۔ INS وکرانت، بھارت کا فلیگ شپ کیریئر، ایک پاکستانی P-3C Orion کی ریڈار لاکنگ کے بعد پیچھے ہٹنے پرمجبورہو گیا ۔

****

ایک جگہ پر کچھ جواری جؤا کھیل رہے تھے اچانک پولیس آگئیٔ اور تھانے لے جا کر SHO کے سامنے پیش کردیا. SHO نے حکم دیا کے ان سب کو 10 /10 لتر مارو .
لتر کا سن کر ایک جواری رونے لگا اور کہا سر ! میں ملنگ آدمی ھوں اور بابا فرید کا مرید ھوں میرے ساتھ کچھ رعایت کریں. SHO نے حکم دیا کہ اسے صرف 5 لتر مارو.
دوسرے کی باری آئیٔ تو اس نے بھی موقع دیکھ کر کہا سر ! میں بھی داتا صا حب کا مرید ھوں مہربانی کرو. اسے بھی 5لتر مارنے کا حکم ھوا.
جب آخری والے کا نمبر آیا تو وہ خاموش کھڑا ھوگیا. SHO نے پوچھا او بھائیٔ تو کس کا مرید ھے وہ بچارا ڈر گیا . SHO نے پھر پوچھا او بھائیٔ بتاو آپ کس کے مرید ھو تاکہ آپ کو بھی رعایت مل جائے. تو اس نے ڈرتے ھوے کہا سر! میں تے فیلڈ مارشل دا مرید آں --! .

یہ سن کر SHO غصے میں آگیا اور بولا اس دی پین دی سری ، اس کھوتے دے پیؤ نوں پچاس لتر مارو ، اگر ائیر مارشل اورنگزیب احمد نہ ھوندا تے بھارتی سانوں سو سو لتر مارنے سن -- پین دی سری

****

پاکستان لہو لہان ھے ۔۔

أبو حیان سعید

ایک بات اچھی طرح ذھن نشیں کر لیجیے کہ بلوچستان کا مسلۂ الگ ہے اور خیبر پختونخوا ہ کا معاملہ الگ ہے .

بلوچستان خانہ جنگی کی لپیٹ میں ہے۔ کوئی ایسا دن گزرتا نہیں کہ بلوچ سرزمین پر خون نہیں بہتا ہو . 21 مئی کو خضدار زیرو پوانٹ کے قریب آرمی پبلک اسکول کی ایک بس پر خود کش حملہ ہوا جس میں 6 طلبہ اور سٹاف شہید ھوے اور 36 زخمی ہیں .
سرفراز بگٹی اور " ایک ایس ایچ او کی مار فیم " محسن نقوی روز دعویٰ کرتے ہیں کہ ”دہشت گردی“ کی کمر توڑ دی گئی ہے اور ہر روز ایک اور واقعہ پیش آتاہے کہ ریاستی جبر کی شدت بڑھانے سے مسئلہ اور بھی زیادہ گھمبیر ہو گیا ہے۔ 11 مارچ کو کوئٹہ سے پشاور جانے والی پاکستان ریلوے کی جعفر ایکسپریس پر دہشت گردوں کے حملے اور چار سو سے زائد مسافروں کو یرغمال بنانے کا واقعہ پیش آ گیا تھا .چوبیس گھنٹے گزرنے کے بعد بھی وزیر ا علی سرفراز بگٹی اور وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی سمیت پوری کی پوری ریاست لا پتہ رہی۔ کہا جاتا رہا کہ بھارتی ایجنسی را اس دھشت گردی اور خونریزی میں ملوث ھے، تو جناب اب کیا بھارتی ایجنسی را سے پاکستانی عوام کو ہاتھ جوڑ کر بنتی کرنی پڑے گی کہ کب تک ھم سے 1947 کا بدلہ لیتے رھو گے ؟ کیا کوئ دانشور اس حرام کی جنئ را کی گردن اتارنے کا طریقہ بتا سکتا ھے ؟ بلوچ نوجوانوں کو اٹھائے جانے اور فوجی آپریشنزکا کوئ مثبت نتیجہ نکلا ؟ ان تمام اقدامات کے نتیجہ میں علیحدگی پسند تحریک کو ہر روز نیا ایندھن ملتا ہے۔ پھر نوجوان خواتین کی قیادت میں چلنے والی پرامن تحریک کو دیوار کے ساتھ لگایا جارہا ہے، جس سے نفرتیں اور بیگانگی بے مثال حد تک گہری ہو چکی ہیں۔ ریاست کے پاس بہترین موقع ھے کہ بلوچ خواتین کی تحریک سے بامقصد اور معنئ خیز بات چیت کی جائے اور خود کو عقل کل سمجھنا چھوڑ دیا جائے

۔ یہ بات تو طئے ھے کہ محسن نقوی اور سرفراز بگٹی کے دادوں پر دادوں کے بس میں تو کیا ٹرک میں بھی اتنا دم نہیں کہ وہ بلوچ مسلئے کا حل سوچ بھی سکیں۔
بلوچستان میں عشروں سے بھارت ، ایران ، امریکہ، چین، خلیجی ریاستوں سمیت قیمتی دھاتوں کے عالمی سوداگر ، عالمی ڈرگ مافیا اپنے اپنے مفادات کے لئے سر گرم عمل ہیں .
یہ بھی کہا جا رھا ھے کہ عشروں سے بلوچستان کے سیاسی معاملات سمیت معدنیات ، تانبہ ، سونے ، ٹھیکوں کے معاملات میں وفاقی حکومتوں کو جی ایچ کیؤ کی طرف سے سائڈ لائن پر رکھا جاتا ھے ، ہر نئی وفاقی حکو مت کی تشکیل ھی اس شرط پر ہوتی ھے کہ بلوچستان کے معاملے میں کسی قسم کی فنکاری دکھانے کی کوشش کی تو وفاقی حکومت کی خیر نہیں ھوگی۔ اور ایرانی تیل کی اسمگلنگ کی آمدنی کا تو پوچھنا ھی کیا ! اس کے علاوہ افغانستان سے آنے والی اربوں ڈالر کی منشیات کا راستہ بھی بلوچستان ھی سے گزرتا ھے۔ بلوچستان گویا سونے کے کیا بلکہ انڈوں کے سائز کے ہیروں سے لبریز شتر مرغی ھے۔ ایک سوال یہ بھی طاقتور حلقوں کی جانب سے اٹھایا جاتا ہے کہ کون دنیا کے اس کھربوں ڈالر کے قیمتی ترین ھیروں کے انڈے دینے والی شتر مرغی کو اجڈ اور ان پڑھ بلوچوں اور ڈبل ہوشیار قندھاری کوٹ وال پختونوں کے حوالے کیؤں کرے گا ؟ جرنیلوں کو پاگل سمجھا ھوا ھے ؟ سندھیوں کو موچڑے مارنے کے لئے تو زرداری کمپنی کو مکمل ٹھیکہ بہت عرصہ پہلے ھی دیا جا چکا ھے اور کسی نے کیا خوب کہا کہ زرداری اور ھاؤس آف شریفاں نے تو اپنی نسلوں تک کی روح کو گروی رکھ چھوڑا ھے ان دونوں کے لیئے توجیل میں بیٹھا دیسی ککڑ کھانے والا فاترالعقل خان کلا ھی کافی ھے ! جب کھبی ان دونوں ھاوسسز کو آزادی کا خواب بھی آتا ھے تو اگلے ھی دن میڈیا پر خان کی ضمانت اور جیل سے آزادی کی نشریات چلنی شروع ھو جاتی ھیں جو خوابوں والی سرکاروں کو اسہال شروع کروا دیتی ھیں جس سے خوابوں والی گیسوں کا خاتمہء فراغت ھو جاتا ھے اور زرداری اور ھاؤس آف شریفاں پھر سے جی ایچ کیؤ کے سامنے حالت سجدہ میں چلے جاتے ھیں ۔
پاکستانیوں کے نجات دہندہ المعروف بہ دیسی ککڑ شاہ جب وزیراعظم تھے تو بلوچستان میں ہزارہ قوم نے اپنے شہیدوں کے لاشے لے کر دھر نا دیا ، ہزارہ قوم شدید سردی میں کوئٹہ میں ہفتوں بیھٹی رہی اور دیسی ککڑ شاہ نے وہاں جانا تو دور کی بات ہے ان مظلوم لوگوں پر لعن طعن بھی کی . دیسی ککڑ شاہ تو GHQ کے

بغل بچے تھے کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا پکڑ پکڑ کر شامل کرا کے جیسے ابھی فارم 47 کی حکومت ہے ویسے ہی اس وقت آر اوز کی حکومت بنی تھی ، اس میں رولا رپا ڈالنے والی کیا بات ہے .جسے پیا چاہے وہی سہاگن .
جناب یہ پاکستان هے جہاں آدمی هو یا شطرنج کا گھوڑا ، کسی نے سیدھا نہی چلنا ..

اس کے علاوہ افغانستان کے صوبے ہلمند سے بلوچستان کے راستے کراچی پورٹ تک سالانہ 5 ارب ڈالر کی منشیات کی سپلائ کا ریکٹ بھی بہت تگڑا هے جو سالانہ 500 ملین ڈالر جن کو بخشش دے رها هے وہ بلوچستان جیسی شترمرغی کو آزاد کیسے چھوڑ سکتے ہیں ؟ ایک انتہائ محتاط اندازے کے مطابق موجودہ بلوچستا ن کے صرف معدنی ، دھاتی و بحری وسائل کی مالیت 20 ارب ڈالر سالانہ هے۔ باقی آپ خود اپنا دماغ استعمال کریں ،ساری باتیں هم هی کر لیں گے تو آپ نے صرف ُ شتر مرغی ٗ کی اصطلاح کے مزے لینے هیں کیا !
هر نئ اسٹیبلشمنٹ کو بجلی پیدا کرنے والی آئ پی پیز سے تحفے کے طور پر `ملنے والے چار پانچ سو ملین ڈالر کا ذکر تو ُ اونٹ کے منہ میں هڈی ٗ (یہ محاورہ راقم کی ذاتی ایجاد هے ، خبردار کوئ اور استعمال نہ کرے ورنہ ملٹری کورٹ میں کیس چلے گا) جیسا هی هے ۔ ایک کھلے راز کی بات هے پورے ملک میں میں گیس هوئے نہ هوئے ، بجلی هوئے نہ هوئے صدر امریکہ کی تو کیا امریکی سی آئ اے کی بھی مجال نہ هوئے کہ وہ عسکری ، کینٹ کے علاقوں کی گیس اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا خواب میں بھی سوچ پاؤے .. رهے نام الله کا..
چند ضرورت سے زیادہ باؤلے دانشوروں کا گینگ دن رات یہ راگ آلاپ رها هوتا هے کہ
جناب بلوچ مسلئے کا حل عقل سی ہی نکلے گا طاقت کے استعمال سے ہرگز نہیں نکل سکے گا۔
ارے عقل مند گدھوں کے ریوڑ اس اربوں ڈالر کی" شتر مرغی" کا حل تم نکالو گے ؟
ادھر پشتون سرزمین پر بھی خون ریزی جاری و ساری ہے۔ وزیراعلی گنڈا پور اپنے گاؤں کے جرگے میں کوئ فیصلہ کرنے پر قادر نہیں هے وہ پورے خیبر پختونخواہ میں کیا اکھا ڑ لے گا .. ضلع کرم تو مسلسل 6 ماہ سے قتل و غارت گری کی لپیٹ میں ہے۔ بنوں، وزیرستان اور کئی اور علاقوں میں روزانہ کے حساب سے کبھی طالبان تو کبھی پولیس ,ایف سی کے ہاتھوں معصوم لوگ مارے جاتے ہیں۔ وہ ”نا

معلوم" قاتل جو واردات ڈال کر غائب ہو جاتے ہیں، وہ بھی ہم سب کو معلوم ہیں۔
سٹرٹیجک وار لارڈز کے سوا کوئی بھی محفوظ نہیں، خواہ وہ اکوڑہ خٹک کے مولوی کیوں نہ ہوں۔
بلوچ اور پشتون، دونوں خطوں میں مارا ماری کی بنیادی ذمہ داری لینے کے لئے پاکستان میں تو کوئی تیار ہی نہیں ہوتا ..! اور یہ محسن نقوی ، سرفراز بگٹی ، علی امین گنڈاپور تو کسی بھی کھیت کی مولی تو کیا کھیت کا گوبر بھی نہیں ہیں .
خیبرپختونخواہ میں امن و امان میں خلل اور خونریزی کے ڈانڈے افغانستان سے ملتے ھیں اور افغانستان کا واحد شافی علاج جے ایف 17 کا ایک اسکواڈرن ھے۔ جو افغان ولایت نورستان میں آپرشن فند ایلماء کرے تاکہ افغان حکومت کو ٹھنڈ پروگرام کی ٹھنڈ اچھی طرح لگ جائے۔ ۔ اس شافی و کافی علاج کو ھم علاج بالمثل سمجھتے ہیں ۔۔

افراتفری اور مجموعی طور پر عالمی اور علاقائی سطح پر بڑھتی ہوئی کشمکش میں ایک "سائڈ" کا انتخاب کرنے سے ہمارا سیاسی فریضہ پورا نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ جیو پولیٹیکل معاملات کا ادراک اور خیال کرتے ہوئےریاست کو غیرمشروط طور پر عوام کے ساتھ کھڑا ہونا پڑے گا۔
بلوچستان کا معاملہ سب سے گھمبیر ہے مگر ایسا نہیں کہ پنجاب سمیت مرکزی علاقوں میں محنت کش عوام کو دودھ اور شہد کی نہروں میں نہلایا جا رہا ہے۔
روزی روٹی کے لیے مزدور اور کسان دونوں تڑپ تڑپ کر مررہے ہیں: حال ہی میں نیسلے فیکٹری کے ایک مزدور نے عدالت میں انصاف نہ ملنے کی وجہ سے لاہور میں اپنے آپ کو آگ لگا دی، اگر بڑی فیکٹری میں کام کرنے والے کا یہ انجام ہے تو کروڑوں کی تعداد میں بدترین حالات کے شکار مزدوروں کا کیا کہنا۔ دیہات کا تو کوئی پوچھتا نہیں ہے جہاں کسان کا وجود بڑے زمین دار، آڑھتی، ملٹی نیشنل ایگری بزنس، ریاستی ادارے حتیٰ کہ موسمیاتی تبدیلی کے بدولت بتدریج ختم ہو رہا ہے۔
جرنیل شاہی اور اس کے بیرونی آقاؤں کی ایماء پر چلنے والی قبضہ گیری کی معیشت کا دارومدار ہی یہی کہ عوام کے منہ سے لقمہ چھین کر ہر شے کو منافع کا ذریعہ بنایا جائے۔

انسان کے ساتھ ماحولیات کا بھی جنازہ نکالا جا رہا ہے۔ پورا سندھ چیخ رہا ہے کہ نام نہاد ترقی کے لیے "گرین پاکستان" نامی ادارے کو روکا جائے۔ اس تازہ ترین منصوبے کے تحت نئی نہروں کی تعمیر سے ساحلی علاقے سمیت سندھ اور بلوچستان مکمل طور پر پانی سے محروم ہو جائیں گے ,لیکن زرداری فیکٹر سندھ کا مالک ہے ، زرداری فیکٹر کا کوئی بھی کچھ نہیں اکھاڑ سکتا .

بلوچ نوجوانوں کی مثال لی جائے تو وہ اس وقت چین کو جابر کے طور پر دیکھتے ہیں جو کہ گوادار اور دیگر بلوچ علاقوں میں اپنے مفادات کے ساتھ ساتھ پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کے سرپرست کا کردار ادا کر رہا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ چین کی مدد سے بلوچوں کے ساحل اور وسائل پر ریاستِ پاکستان کی گرفت بڑھائی جا رہی ہے۔

ویسے تو پنجاب، سندھ، پختونخوا، سرائیکی وسیب، گلگت بلتستان، کشمیر اور بڑے شہروں میں بھی چینی کمپنیاں گزشتہ کئی سالوں سے موجود ہیں۔ یہاں پر بھی ہمارا پیمانہ یہ نہیں رہا کہ چین کو صرف اچھا ہے یا برا کہا جائے بلکہ یہ مثال کے طور پر تھر میں چین کے کردار پر اگر مقامی لوگ اور ترقی پسند حلقے سوال اٹھاتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تھر میں عوام کو چین کی مدد سے کوئلہ نکالنے کی ساری کہانی میں کچھ نہیں ملا بلکہ پینے کا صاف پانی بھی ایک خواب بن کر رہ گیا ہے۔ جدلیاتی طریقے سے دنیا اور پاکستان کو سمجھا جائے تو بیک وقت دو بنیادی حقائق کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی سیاسی لائن اور حکمت عملی ترتیب دینی چاہیے۔ چین کے ابھرنے سے عالمی سطح پر امریکی سامراج کی بدمعاشی کو کسی حد تک لگام ملا ہے (جو کہ ممکنہ طور پر دنیا کے عوام کے لیے نئے مستقبل کا باعث بن سکتا ہے)۔ مگر ہمارے مخصوص حالات کا جائزہ لیں تو یہ واضح ہے کہ چینی امداد سے پاکستان میں اسٹیبلشمنٹ کو تقویت ملی اور محکوم اقوام اور محنت کش عوام کے دیرینہ مسائل بد سے بدتر ہو گئے ہیں۔ آنے والے وقت میں کیا ہوتا اس کا تعلق امریکہ اور چین کے عالمی اور علاقائی سطح پر بڑھتے ہوئے تضاد سے ضرور ہے لیکن ہمارے ہاں سب بنیادی تضاد پاکستان کے عوام اور جابرانہ نو آبادیاتی ریاست اور بالخصوص فوجی اسٹیبلشمنٹ کے درمیان ہے۔

بلوچ لبریشن آرمی (BLA) کے ہاتھوں جعفر ایکسپریس کا ہائی جیک ہونا محض ایک اتفاقیہ واقعہ یا عام دہشت گردی نہیں ہے—یہ ایک گہرے مسئلے کی علامت ہے
جسے ریاست نے مؤثر طریقے سے حل کرنے کی بجائے روایتی طریقوں پر انحصار کیا ہے۔

سماجی امور کے ماہر فرنود عالم لکھتے ہیں ---
اگر فیصلے عوامی نمائندے کریں اور بندوقچی ان فیصلوں کی روشنی میں اپنے حصے کا کام کرے، تب معاملات حل ہو سکتے ہیں۔

مشکل یہ ہے کہ یہاں اہم سیاسی فیصلے بھی بندوقچی ہی کر رہا ہے۔ پائیدار حل بندوقچی کی ترجیحات میں شامل ہوتا ہے نہ اس کی تربیت اور مزاج کا حصہ ہوتا ہے۔ بندوقچی باقاعدہ اینٹی سیاست ہو اور معاملہ فہم حلقوں کو ملکی سلامتی کے لیے خطرہ سمجھتا ہو وہاں معاملہ سہ آتشہ ہو جاتا ہے۔

بلوچستان کو دیکھ لیں!

بندوقچی مسئلے کے مستقل حل کے لیے بلوچستان سے بات کرنے کے بالکل حق میں نہیں ہے۔
وہ عارضی فیلڈنگ لگانے کے لیے مسلح گروہوں میں سے کسی ایک سے بات کرنا چاہتا ہے۔
اس بات چیت کے لیے بھی وہ کسی ایسی سیاسی شخصیت کی مدد نہیں لینا چاہتا جو قابل اعتبار ہو۔
وہ انوار الحق کاکڑ، صادق سنجرانی، جان اچکزئی، قدوس بزنجو اور سرفراز بگٹی جیسی شکلوں کو آگے کرنا چاہتا ہے۔
یہ سارے وہ لوگ ہیں جو اپنے گھر کے کسی جرگے میں بھی بیٹھ جائیں تو اعتبار وہاں سے فورا اٹھ جاتا ہے۔

آپ نہ مانیں، مگر مسئلہ سنگین ہے۔

مسئلے کا حل تدبر اور تحمل رکھنے والے مستند سیاسی چہروں کے علاؤہ کوئی نہیں نکال سکتا۔

غالبا جارج کلیمنسو نے کہا تھا

'جنگ ایک سنجیدہ معاملہ ہے اسے جرنیلوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا جا سکتا'

آخری بات : 11 مارچ کو
جب بی ایل اے کے دہشت گردوں کو جعفر ایکسپریس پر قبضہ کیئے چھ گنٹھے ہو چکے تھے اس وقت پرائم منسٹر ھاؤس میں ایک آفیشل میٹنگ میں یہ فیصلہ ھو رہا تھا کہ دریائے سندھ کا پانی چوری کر کے کارپوریٹ فارمنگ مافیا کو دینے کے خلاف احتجاج کرنے والی سندھی سول سوسا ئٹی کو موچڑے مارنے کے لیئے بلاول بھنڈی زرداری کو 9 ارب کا فنڈ اور پی پی پیپ کے ھر ایم این اے کو 25 کروڑ کا فنڈ دیا جائے جسکو وہ اپنی مرضی سے خرچ کر سکیں ، فنڈ دینے کی منظوری فوری ھوئ۔ وزیر اعظم نے آف دی ریکار ڈ کہا کہ مجھے تو علم ھی نہی کہ بلوچستان میں کیا ھو رہا ھے !! لالا میں تو اپنی چاروں گھر والیوں سے صبح دوپہر شام رات موچڑے کھا رھا ھوں --
با خبر زرائع اشارہ دے ھیں کہ دریائے سندھ کا پانی چوری کرنے پر سندھ میں ھونے والے احتجاج کو کمزور کرنے کے لئے بلاول بھنڈی زرداری کو آئ ایس پی آر سے ایک تیار بیان ملا تھا جس کو دو دن میں رٹا لگا کر بیان دینے کا حکم ملا اور اس حکم کی تعمیل کی گئ۔ سندھ کی پی پی پیپ صوبائ حکومت نے بھی درخواست جمع کرائ تھی کہ ھم کو بھی اسمبلی میں بیان بازی کی اجازت مرحمت فرمائ جائے جس پر اجازت دی گئ کہ سندھ اسمبلی میں صرف آدھے گھنٹے کے لیئے دریائے سندھ کے پانی کی چوری پر بھونک لو ۔

وراثتی لعنت صرف سیاست میں ھی نہی بلکہ فرقہ پرست مذھبی گرگوں میں بھی موجود ھے ...

قمر نقیب خان

مساجد و مدارس دین اسلام کے لیئے نہیں بلکہ اپنی و اپنی آل اولاد کی دکانداری کے لیئے بنائے جاتے ھیں۔
ایک شخص مسلمانوں سے چندہ وصول کرتا ہے، چندے سے زمین خریدتا ہے، مسجد مدرسہ بناتا ہے. اور پھر یہ عوامی چندے سے بنائی گئی پراپرٹی ان کی ذاتی ملکیت بن جاتی ہے.
مولوی ساری زندگی کوئی کاروبار نہیں کرتا دین بیچتا ہے، اس کے تمام ترذاتی اخراجات مسجد مدرسے کے چندے پر چلتے ہیں. گھریلو اخراجات ، بجلی پانی گیس کے بل، یہاں تک کہ بڑی بڑی گاڑیاں بھی چندے کے پیسے سے آتی ہیں. پاکستانی ملاء مدرسوں کے طلباء کو گمراہ کر کے لوگوں کو ڈراتے دھمکاتے ھیں اگرموقع ملے تو قتل و غارت بھی کرواتے ھیں۔ مولوی صاحب ساری زندگی یتیموں بیواؤں اور مسکینوں کا مال کھاتے ہیں ، لوگوں کی جائیدادوں پر قبضے کرتے ھیں اور ان کے بعد جائیداد پر بیٹوں کی اجارہ داری ہو جاتی ہے. ملاحظہ فرمائیں

دارالعلوم دیوبند میں مولانا قاری طیب قاسمی کے بعد ان کے بیٹے مولانا مرغوب الرحمن قاسمی کو مہتمم بنایا گیا.
جامعہ دارالعلوم کراچی کے بانی مفتی محمد شفیع صاحب کے بعد ان کے بیٹے مفتی محمد تقی عثمانی مہتمم بن گئے.
جامعہ ندوۃ العلماء، لکھنؤ کے بانی مولانا علی میاں ندوی جو سید ابوالحسن علی ندوی کے نام سے مشہور ہیں، ان کے بھتیجے مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی کو مہتمم بنایا تھا گیا.
جامعہ اشرفیہ لاہور کے بانی مولانا مفتی محمد حسن امرتسری کے بعد ان کے بیٹے مولانا عبیداللہ انور مہتمم بنے.

دارالعلوم دیوبند میں مولانا قاری محمد طیب قاسمی کے بعد ان کے بیٹے مولانا محمد سالم قاسمی کو مہتمم بنایا گیا، اور بعد میں ان کے بیٹے مولانا محمد سفیان قاسمی کو بھی مہتمم مقرر کیا گیا.
جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ کراچی کے بانی مفتی جمیل احمد تھانوی کے بعد ان کے بیٹے مفتی نعیم مہتمم بنے ، مفتی نعیم احمد سائٹ ، شیرشاہ ، بلدیہ ٹاؤن کے پیسوں کے معاملات میں حصے دار تھے اور انھوں نے پانچ ارب سے زیادہ کے بینک اکاؤنٹس اور جائیدادیں چھوڑیں جس کے حصول کے لیئے ان کے بیٹوں کے درمیان مقدمہ بازیاں بھی ہوئیں ۔ مفتی نعیم کے بعد ان کا بیٹا مہتمم بن گیا.
جامعہ مظاہر علوم، سہارنپور کا بہت بڑا مدرسہ ہے، مولانا شاہ مسعود کے بعد ان کے صاحبزادے مولانا شاہ عزیز الرحمن اور پھر مولانا شاہ وصی اللہ کو مہتمم بنایا گیا.
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی مولانا عبدالحق کے بعد ان کے بیٹے مولانا سمیع الحق مہتمم بنے، ان کے بعد بھی ان کے بیٹے کو مہتمم بنایا گیا.
جامعہ اشرفیہ، مبارک پور اعظم گڑھ، یوپی میں مولانا شاہ عبدالعزیز محدث مبارکپوری کے بعد ان کا خانوادہ مدرسہ چلا رہا ہے.
جامعہ دارالعلوم زکریا کراچی کے بانی مولانا محمد زکریا کاندھلوی کے بعد ان کے بیٹے مولانا طلحہ کاندھلوی مہتمم بنے.
جامعہ رحمانی، مونگیر بھارتی صوبہ بہار کے بڑے مدارس میں سے ایک ہے، مولانا منت اللہ رحمانی کے بعد ان کے صاحبزادے مولانا ولی رحمانی مہتمم بنے، اور اب ان کا خاندان مدرسہ چلا رہا ہے.
جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے بانی علامہ محمد یوسف بنوری کے بعد ان کے بیٹے مولانا سعید یوسف بنوری مہتمم بنے، اور اب خاندان کے دیگر لوگ مدرسہ چلا رہے ہیں.
مدرسہ دارالعلوم شاہی، مراد آباد یوپی میں مولانا عبد اللطیف شاہی کے بعد ان کے خاندان کے دیگر افراد کو انتظامی ذمہ داریاں دی گئیں.
صوبہ بہار کے شہر پٹنہ میں مدرسہ شمس الہدیٰ کی انتظامیہ میں بھی موروثی قیادت کا اثر پایا جاتا ہے، جہاں بعض اوقات ایک ہی خاندان کے افراد مسلسل ذمہ داری نبھاتے رہے ہیں.

جامعہ احیاء العلوم ملتان کے بانی مولانا شیر محمد کے بعد ان کے بیٹے مولانا قاری حنیف جالندھری مہتمم بنے. یہ ارب پتی حنیف جالندھری پچھلے تیس سال سے وفاق المدارس پر بھی براجمان ہیں.
جامعہ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ گوادر کے بانی مولانا عبد المالک کے بعد ان کے بیٹے مولانا عبد القدوس ساسولی مہتمم بنے.
جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی مولانا عبد السلام کے بعد ان کے بیٹے مولانا ادریس میر مہتمم بنے.

میں نے پاکستان ہندوستان سے دس پندرہ مثالیں پیش کی ہیں، حقیقت تو یہ ہے کہ نوے فیصد مدارس میں ایک ہی خاندان کے قبضے گروپ بنے ہوئے ہیں. درباروں اور گدی نشینوں کی بات کریں تو یہاں بھی موروثیت کا قبضہ ہے. اب اگر آپ کو دین اسلام کی کوئی خدمت نظر آتی ہے تو برائے مہربانی نفسیات کے کسی اچھے ڈاکٹر سے رجوع کریں. مساجد و مدارس دین اسلام کے لیے نہیں بلکہ اپنی دکانداری کے لیے بنائے جاتے ہیں.

****

سعودیوں اور ایرانیوں کا ' لانجا ' کعبہ کی ٹھیکیداری کا ہے .. ایرانی کہتے ہیں کہ حج و عمرہ کی اربوں ڈالرز کی سالانہ (245 ارب ڈالرز تقریباً) آمدنی پر سعودی کب تک عیاشی کرتے رہیں گے ؟ سعودی بھی ڈ یڑ ھ سیانے ہیں ، پاکستان کی فوجی جنتا کو ہر سال دو تین ارب ڈالرز ، سونے اور ڈائمنڈ کے سیٹ کی خیرات دے کر ایران سے محفوظ رکھنے کی درخواست کر دیتے ہیں اور پاکستانی فوجی جنتا کے لئے کعبہ کا دروازہ بھی کھول دیتے ہیں..

****

رہے نام اللہ کا ..

سلیم حنیف

نہ سیاق وسباق کا علم ، نہ استعارے کا علم ، نہ تشبیہات کی کوئی سمجھ ، نہ تصریف آیات سے علاقہ ،عجمیوں کی بنائی ہوئی مضحکہ خیزعربی گرامر سے مرعوب شیخ القرآن ، شیخ الہند نما نفسیاتی مریضوں نےبس ' مترجم قرآن ومفسر قرآن ' کہلوانے کے شوق میں سادہ لوح مسلمانوں کے اذہان میں ترجمے کے نام پر من مانی کہانیاں گھسیڑ کر ان کےعقائد خراب کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ..کبھی ہاروت ماروت اور سحر، کبھی شرعی باندیوں کے قصّے,کبھی حو روں کو عورتیں بتا کراور حوروں کےجسمانی نشیب و فراز کے ہوش ربا ، گویا آنکھو ں دیکھی سنا سنا کرسننے والوں کے دلوں میں ملن کی آگ بھڑکانا. یہ تمام کے تمام ہوشیار چند ، دھیان چند گیانی ، انتر یامی ہندوستان اور پاکستان میں ہی پیدا ہونے تھے ؟
یہ تو ایسا ہی ہے کہ کوئی فرنچ کسی پشتون کو پشتو سمجھانے کا کام شروع کر دے ..
یہ پڑھ کرکسی نے پوچھا ..
پھر ہم کیا کریں؟ مطلب ہمیں قرآنی گرائمر کا علم نہیں تو کیا ہم بنا سمجھے عربی میں تلاوت کریں؟

ہمارا جواب تھا ..
جناب باقی ساری دنیا کی عقل ہم کو ہے، کرکٹ کو لے لیجئے میچ کے دوران کسی بیٹسمین نے کسی بال کو ڈیفنسو کھیلا تو تبصرہ ہوتا ہے کہ ' اس بال کو آن پر پل کرنا چاہیے تھا ' یا کوئی اور جنہوں نے کبھی ہارڈ بال والی کرکٹ کھیلی تک نہیں ہوتی ، وہ فرما رہے ہوتے ہیں ' اس بال کو باہر نکل کر لونگ آن پر چھکا مارنا چاہیے تھا ' .
ملکی سیاسی غلاظت پر عقل مندوں کے تجزئیے سن سن کر تو ہم خود کو پولیٹیکل سائنس کا عظیم ' تعزیہ دار ' سمجھنے لگے ہیں ،ارشاد ہوتا ہے ' عمران خان ' کو اس لئے پکڑا ہوا ہے کہ فرح گوگی جو 650 ارب روپے لے کر بھاگی ہے اس پیسے کو واپس لانے کے لئے خان صاحب نے خود کو بند کروایا ہے تا کہ فرح گوگی سے

650 ارب روپے واپس لا کر خود کو بے گناہ ثابت کروا سکیں ورنہ خان صاحب کو امریکی سی ائی اے کی بھی مجال نہیں کہ پکڑ سکے '.
خود کوتعلیم یافتہ کہنے والوں پر بھی حیرت ہے کہ دنیا جہان کی باتوں میں اپنی عقل شریفیہ خوب استعمال کرتے ہیں , پوری دنیا کی سیاست پر سال کے 365 دن بکواس کروا لو ، ایسا لگتا ہے پاکستانی عقل مند امریکن کی پالیسیز بناتے ہیں اور پاکستانی عقل مندوں کی دانش سے خود سی آئی اے سیکھتی ہے ،ایم ائی سکس ، موساد ، را ، کے جی بی ہم پاکستانیوں سے ہی تو پوچھ پوچھ کر اپنی پالیسیز بناتی ہیں .
لیکن جب بات اسلام کی آتی ہے تو بدھو اور گھگو گھوڑے بن جاتے ہیں !
بزنس مینجمنٹ ، ا سٹیٹسٹکس ، کوانٹم فزکس سمیت تمام مشکل علوم سمجھ میں آتے ہیں ، لیکن قرآن کریم کو سمجھنے میں معزوری ؟ ایں حلوہ چہ خوب است ..

****

ایک نوجوان نے پوچھا کہ قربانی کے بارے میں آپ کی کیا را ئے ہے ؟

قربانی کا بظاہر تعلق تو حج سے ہے اورپاکستان میں جانوروں کی کھالوں کا تعلق قدیم و جدید مذہبی گروہوں سے ہے . پاکستان میں تو قربانی فیشن اور جنون سا بن گیا ہے ، مردوں کو سال بھر پہلے ہی طعنے ملنے شروع ہو جاتے ہیں " اجی سنتے ہو میری آپا کے گھر پچھلے سال تین لاکھ کی گا ئے آئ تھی اور آپ نے 20 ہزار کا حصّہ لیا تھا ، میں تو شرم کی وجہ سے آپا کے گھر گئی ہی نہیں کہ پوچھ ہی بیھٹیں ؟ (اب وہ بندہ کیا کہے کہ آپ کی آپا کے میاں تو کسٹم میں چپڑاسی ہیں وہ تو ایک کروڑ کی گائے بھی لا سکتے ہیں) .

****